



امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

فاتحِ قادیانیت و مرزائیت

حضرت علامہ
مولانا مفتی محمد بشیر القادری
ایم اے اسلامیات وخطیب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی

منجانب ادارہ تحقیقات امام شاہ احمد نورانی صدیقی القادری رحمۃ اللہ علیہ

رابطہ: 0321-2907739

قادیانیت کا پس منظر

مسیحیت و یہودیت اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن رہے ہیں، ان کی ریشہ دوانیاں آغاز اسلام سے تا ہنوز جاری ہیں، قصر اسلام کو سبوتاژ کرنے اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے داخلی اور خارجی محاذوں پر انہوں نے کبھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انہیں کی ریشہ دوانیوں سے ترکی کی عثمانی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے، انہیں کی چالوں سے ہندوستان سے مسلم حکومت کا خاتمہ ہوا اور ہندوستان پر انگریز قابض ہوئے، انہیں خود مسلمانوں کے اندر کچھ لالچی، ملت فروش اور غدار ملتے گئے جو ان کے اشاروں پر ان کا کام کرتے رہے، اٹھارہویں اور انیسویں صدی عیسوی اسلام دشمن طاقتوں کی کامیابی اور اسلامی اقتدار کے زوال کے لئے بہت اہم ہیں، ان دونوں صدیوں میں اسلام کو جتنا نقصان ہوا، اس کی نظیر نہیں ملتی۔

انہیں دو صدیوں میں مسلمانوں کے اندر اسلام کے متوارث بنیادی عقائد و نظریات کے خلاف نئے نئے عقیدوں کے حامل و علم بردار نئے نئے فرقے وجود میں آئے، جزیرۃ العرب میں محمد بن عبدالوہاب کی وہابی تحریک، اور برصغیر ہندوپاک میں سید احمد رائے بریلوی اور اسماعیل دہلوی کے ذریعہ درآمد کردہ وہابیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک مرزائیت سامراجی طاقتوں ہی کا شاخسانہ ہیں، ان دو تحریکوں نے یہودیت و مسیحیت کی امداد و اعانت سے اندرونی طور پر مسلمانوں میں تفریق کا ایسا بیج بویا کہ زمانے کی متحدہ اسلامی قومیت پاش پاش ہو گئی اور دیکھتے دیکھتے ان دو تحریکوں کے اثرات نے پوری اسلامی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

فی الحال ہم مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۸ء کی تحریک مرزائیت سے متعلق گفتگو کریں گے۔ یہ تحریک کس طرح وجود میں آئی اور مرزا کے دعوائے نبوت کے دواعی کیا تھے، ایچ ساجد اعوان اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "۱۸۶۹ء میں برطانوی حکومت نے برطانوی مدبروں، اعلیٰ سیاست دانوں، ممبران پارلیمنٹ اور مسیحی راہنماؤں پر مشتمل ایک وفد ہندوستان بھیجا تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لے سکے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے اسباب کیا تھے؟ اور انگریزی حکومت کے دوام کی کیا صورت

عرب و عجم کے علماء و مشائخ کے مطابق

۱۴ ویں صدی کے آخر اور ۱۵ ویں صدی کے شروع کے مجدد شیخ طریقت

حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ



ہوگی؟ وفد کو ہندوستان کی فضاؤں سے اب تک نعرہائے تکبیر اللہ اکبر کی صدائے بازگشت سنائی دے رہی تھی، جذبۂ عشق رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلمانوں کے دلوں میں اسی طرح موجزن تھا، وفد نے عیسائی مشنریوں اور سول سروس کے افسروں خصوصاً یہودیوں سے ملاقاتیں کیں، مسلم معاشرے میں گھس کر ان کی مذہبی کیفیات کو بنظر غائر دیکھا۔ ہندوستان کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا، مسلم عوام پر ان کے مذہبی راہنماؤں کے اثر و رسوخ کا مشاہدہ کیا۔ خفیہ اداروں کے ذریعہ رپورٹیں حاصل کیں، ایک سال تک یہ سلسلہ جاری رہا اور ۱۸۷۰ء میں اس شیطانی وفد نے لندن میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا، جس میں عیسائی مشنریوں اور خفیہ اداروں نے دو الگ الگ رپورٹیں تیار کیں، جنہیں اب یکجا کر کے The Arrival of the British Empire in India کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے، رپورٹ ملاحظہ فرمائیں۔

REPORT OF MISSIONARY FATHERS

Majority of the population of the country blindly follow their " Peers" their Spiritual leaders. If at this stage, we succeed in finding out some who would be ready to declare himself a zilli nabi (A portonic Prophet) then the large number of people shall rally round him.

But for this purpose, it is very difficult to persuade some one from the Muslim Masses. If this problem is solved, the Prophet hood the sacle a person can flourish under the patronage of the Government. We have already overpowered the native Government mainly persuing a policy of seeking help from the traitors. That was a different stage for the that time the traitors were from the military point of view.

But now when we have sway over nook of the country and there is peace and order everywhere we ought to undertake measures which might create internal unrest among the country.

(Extract from the printed report India Office Library London)

ترجمہ:- ملک ہندوستان کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی راہنماؤں کی پیروی کرتی ہے، اگر اس مرحلہ پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب

ہو جائیں جو اس بات کے لئے تیار ہو جائے کہ اپنے لئے ظلی نبی (حواری نبی) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی، لیکن اس مقصد کے لئے مسلمان عوام سے کسی کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے، اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کی سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے، ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا، لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا، اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی لیکن اب جب کہ ہم نے ملک کے کونے کونے میں اقتدار بھی حاصل کر لیا ہے اور ہر طرف امن اور آرڈر ہے، ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں، جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو سکے"

جس کے متعلق فرنگی دانشور کہتے تھے کہ حواری نبی ملنا مشکل ہے، وہ کمینہ صفت اور ملعون انہیں اپنے ہی پروانے کی چوکھٹ پر بوٹ چاٹتے ہوئے مل گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز سرکار کو درخواستیں دے دے کر اور التجائیں کر کر کے منصب نبوت حاصل کیا، انگریز حکومت نے سرپرستی کی اور خود کاشتہ پودے کی آبیاری برطانوی حکومت ہنوز کر رہی ہے۔ (تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا ص ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳)

ابتداءً مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مصلح کا روپ اختیار کیا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ان ہندی قوموں میں مذہبی منافرت اور چھیڑ چھاڑ شروع کی جو صدیوں سے امن و امان کے ساتھ زندگی گزار رہی تھیں، مرزا نے کپاس کے ڈھیر میں چنگاری سلگانا شروع کی، اور برطانوی ابلیس پورے طمطراق کے ساتھ اس کھیل میں اپنے آلۂ کار مرزا قادیانی کی پشت پناہی اور سرپرستی کرتا رہا اور خوشی کے شادیانے بجا بجا کر شیطنت کو مزید ابھارتا رہا۔

مسیحیت کے ساتھ ساتھ یہودیت بھی تحریک مرزائیت کی پشت پناہی اور سرپرستی میں پیچھے نہیں رہی، اس امر کی تائید ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ اور جمعیت علمائے پاکستان کے صدر (جو قادیانیت کی سرکوبی کے لئے عالمی پیمانے پر اور اندرون پاکستان اپنے مذہبی و سیاسی اثر و رسوخ کا استعمال کرتے رہے ہیں اور تحریک ختم نبوت کے سالاروں میں ہیں) مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی دوست محمد فیضی کے ساتھ ایک انٹرویو میں اس طرح کرتے ہیں:

سوال: دوست محمد فیضی:- پاکستان اس وقت فتنوں کا گھر اور فتنہ پردازوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے

، کچھ عناصر تو ایسے ہیں جو نظریۂ پاکستان کے درپے ہیں، کچھ پاکستان ہی کے خلاف ہیں، آپ ان میں سے کسے سب سے زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں؟

مولانا نورانی:- نے جواباً مرزائیت کو ملک کا سنگین ترین فتنہ قرار دیا، انہوں نے کہا کہ امریکہ کے صدارتی انتخاب میں جو کردار یہودی ادا کرتے ہیں، بعینہ وہ کردار مرزائیوں نے یہاں ادا کیا، مرزائیوں کو یہودیوں سے تشبیہ دینا بظاہر عجیب سا لگتا ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ مرزائی مشن تل ابیب (اسرائیل) میں موجود ہے، پاکستان اور اسرائیل کے درمیان ہر قسم کے سیاسی اور تجارتی تعلقات منقطع ہیں، اس کے باوجود احمدی تل ابیب میں کیا کر رہے ہیں، سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسرائیلی حکومت جو مسلمانوں کو جڑ سے مٹانے پر تلی ہوئی ہے، اور بیت المقدس پر قبضہ کر کے مسلمانوں کے آثار تک کو ختم کردینے کے درپے ہے، وہ اس مشن کی سرپرستی کیوں کر رہی ہے، ایک طرف تو ہم اسرائیل کے وجود تک کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں اور دوسری طرف ہمارے ہی ملک کے ایک مقام "ربوہ" کے مشن تل ابیب میں قائم ہوں، یہ امر یقیناً قابل تشویش بلکہ افسوسناک ہے، مولانا نورانی نے اس شبہ کا بھی اظہار کیا کہ اسرائیل میں موجود اس مشن کے ذریعہ سرمایہ بھی آتا ہے، اسے پچھلے دنوں پاکستان کے انتخابات میں خرچ کیا گیا، یہ بات اس لئے بھی بعید از قیاس نہیں کہ جس مرزائی جماعت کا مشن تل ابیب میں قائم ہے، اس کے اراکین نے پاکستان کے انتخابات میں حصہ لیا تھا، ظاہر ہے کہ جماعت کے تمام مشنوں نے ان تمام امیدواروں کی مدد کی ہوگی۔ (نورانی سیاست، ص ۱۰۴)

قادیانی کا اعتراف:-

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز نائب کمشنر کے نام ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء کو لکھے ہوئے ایک خط میں برملا اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ قادیانیت انگریزوں کا لگایا ہوا پودہ ہے اور انہیں کی کوششوں کے نتیجہ میں اسکا وجود ہوا ہے، پھر وہ اپنے سرپرست انگریز حکمرانوں سے گڑگڑا کے درخواست کرتا ہے کہ ہمارا خصوصی خیال رکھا جائے اور ہمارے ساتھ خصوصی مہربانی کی جائے۔ خط کا متن یہ ہے: حکومت سے امید ہے کہ وہ اس جماعت (قادیانی) کے ساتھ پوری دوراندیشی، احتیاط تحقیق اور رعایت کا معاملہ کرے گی، جو اس کی خود کاشتہ جماعت اور ایک کارنامہ ہے اور حکومت اپنے کارندوں کو تاکید کرے گی کہ "

میرے ساتھ اور میری جماعت کے ساتھ خصوصی مہربانی اور غیر معمولی رعایت سے پیش آئیں" (تبلیغ الرسالہ ج ۷، ص ۱۹، ۲۰)

ایک جگہ اور لکھتا ہے: "انگریز حکومت ہم پر اللہ کی ایک نعمت ہے بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک بڑی مبارک آسمانی نعمت ہے" شہادۃ القرآن ص ۱۰۲

قادیانیوں کے خلاف علمائے اسلام کے فتاویٰ اور قراردادیں

اعلحضرت امام احمد رضا کا فتویٰ:-

قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمۂ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شئے کا منکر ہے۔ (احکام شریعت، حصہ ۱، ص ۱۱۲)

علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ من شك فی عذابه و کفره فقد کفر، جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر (فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، ص ۵۱)

سب میں بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلمات کفر پر گرفت ہے، جو اس کی تصنیف میں برساتی حشرات الارض کی طرح ابلے کپلے بھر رہے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں، ان کا جواب نہیں۔۔۔

دوسرا بھاری ذریعہ ان خبیث پیشین گوئیوں کا جھوٹا پڑنا، جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں (۱) لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی، لیکن لڑکی پیدا ہوئی (۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی)

غرض اس کے کفر و کذب حد وشمار سے باہر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۳۱، ۳۲ ملخصاً)

شیخ عمر بن حمدان مرسی مالکی مدرس مسجد نبوی شریف کا فتویٰ:-

غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخری زمانے کا مسیلمہ ہے، قادیانی کے کفر اور ہر آدمی پر تا بہ امکان اس کا قتل واجب ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (مشمولہ حسام الحرمین ص ۱۰۲)

برصغیر ہندو پاک کے تمام فرقوں کے علماء کا فتویٰ:-

رجب ۱۳۲۶ھ میں برصغیر ہندوپاک کے اندر پائے جانے والے تمام فرقوں کے علماء کے نام قادیانی کے بارے میں سوالات بھیجے گئے۔ تو بالاتفاق سب نے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔(تفصیل کے لئے فتویٰ تکفیر قادیاں کتب خانہ اعزازیہ دیوبند دیکھیں)

علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ :-

یہ فتاویٰ اعلیٰحضرت نے ۱۳۲۳ھ میں حاصل کر کے "حسام الحرمین" میں چھاپے (بحث شرعیہ)

علمائے حرمین شریفین و بلاد شام کا فتویٰ :-

ان علماء نے لکھا کہ مرزا قادیانی کے پیروکار کافر ہیں، یہ فتاویٰ موسسه مكة للطباعة والإعلام نے شائع کئے۔(القاديانة فی تنظر علماء أمة الإسلامية ص۱۱)

قرارداد رابطہ عالم اسلامی :-

قادیانیت ایک تخریب پسند فرقہ ہے، یہ اسلام دشمن طاقتوں کا معاون ہے، یہ کافر ور سلام کا باغی ہے، ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کی ہر سرگرمی پر پابندی لگانے کے لئے اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں، کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارا مطالبہ ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔(مواقف الامة الإسلاميه عن القاديانية ص۸۰ ملخصا)

قرارداد اکابر علمائے پاکستان :-

علامہ اقبال کے فرمان کے مطابق مرزائیوں کے فساد کا علاج یہ ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔(ایضاً ص۷۸)

قادیانیوں کے خلاف عدالتوں کے فیصلے

عدالت بھاولپور کا فیصلہ :-

مدعیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب مدعی نبوت ہے، اس بناپر مدعی علیہ مرتد مانا جائیگا، اس لئے کہ وہ مرزا کو نبی مانتا ہے۔(القاديانية أقلية غير مسلمة از جلال الدين احمدنوری ص۱۴)

عدالت راولپنڈی کا فیصلہ :-

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں، لہٰذا پہلی سماعت والی عدالت کا فیصلہ صحیح ہے۔(ایضاً ص۱۷)

عدالت جیمس آباد (سندھ) کا فیصلہ):-

گذشتہ بحث سے واضح ہوا کہ مدعیہ مسلمہ کا نکاح مدعی علیہ کیساتھ نہیں ہوا جو قادیانی ہونے کا معترف ہے، ایضاً ص۱۸

عدالت عالیہ ماریشش کا فیصلہ :-

عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعی علیہ قادیانیوں کو مسجد روزہل میں نماز پڑھنے کا حق نہیں ہے، لہٰذا مسجد میں صرف مسلمان نماز پڑھیں گے۔(ایضاً ص۲۰)

قومی اسمبلی پاکستان میں منظور شدہ قانون ۱۹۷۴ء

۱-(الف) اس قانون کو ترمیم ثانی قانون ۱۹۷۴ء کہا جائے گا۔

(ب) یہ قانون فوری طور سے نافذ العمل مانا جائے گا۔

۲- لازم ہے کہ دفعہ ۱۰۶ کے فقرہ ۳ میں لفظ "جماعتوں" کے بعد اس عبارت کا اندراج کیا جائے، قادیانیوں کی جماعت یا لاہوریوں کی جماعت (جو اپنے کو احمدی کہتے ہیں) کے افراد، (غیر مسلم ہیں) اور حسب قانون، (آئین پاکستان میں) ترمیم کی جاتی ہے۔

۳- جو شخص محمد عربی ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا ہے یا اس لفظ "خاتم النبیین" کے معنی میں سے جس کسی بھی معنی کے اعتبار سے اور کسی بھی وصف ساتھ حضور کے بعد کہیں بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، یا نبوت و تجدید فی الدین کے مماثل کسی دعویٰ کا اعتراف کرتا ہے، تو وہ غیر مسلم ہے۔ ایضاً ص۲۲)

اعلیٰحضرت اور تردید قادیانیت

چودھویں صدی ہجری کے مجدد، اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء نے اپنے فرض منصبی تجدید و احیاء دین اور سرکوبی اعدائے دین کی ادائگی

پہلے رسالہ "جزاء اللہ عدوہ" (۱۳۱۷ھ) کے مضامین و مشمولات کا تعارف خود یوں کراتے ہیں:

"فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ" ۱۳۱۷ھ (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزا) میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر (ختم نبوت) پر ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث وکتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کیے، وللہ الحمد
(فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۵۹)

یعنی اتنے کثیر دلائل سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی، ایسا قطعی یقینی اور معلوم و مشہور معنی ہے کہ جس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں، جسے علماء تو علماء، عوام تک جانتے ہیں۔

دوسرے رسالہ السوء والعقاب (۱۳۲۰ھ) میں مسیح قادیانی مرزا غلام احمد کے دس کفریات خود مرزا کی کتب کے حوالہ کے ساتھ تفصیلاً ذکر کیے اور دلائل سے ان کا رد بلیغ فرمایا، مختلف معتبر کتابوں کے حوالے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں:

"یہ لوگ (مرزا اور مرزائی) دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں" (مجموعہ رسائل رد مرزائیت ص ۴۴)

تیسرے رسالہ قہر الدیان" (۱۳۲۳ھ) ایک ماہوار رسالہ ہے، جس کی ابتدا کا محرک روہیل کھنڈ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء میں تصور حسین مچھ بند کے نام سے شائع مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" کی اشاعت ثابت ہوئی، جس میں قادیانیوں کی طرف سے علمائے اہل سنت پر سخت زبان درازی اور افترا پردازی کی گئی تھی، رسالے کا عرفی نام ہدایت نوری رکھا۔

اس وقت مطبوع شکل میں دستیاب قہر الدیان کے نام سے ہدایت نوری کا صرف پہلا شمارہ ہے، اس میں اللہ کے رسول روح اللہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ طاہرہ حضرت مریم علیہا السلام کی توہین و تکذیب پر مبنی غیر واقعی و غیر مہذب اعتراضات اور خرافات کو مرزا کی کتابوں سے باحوالہ نقل کر کے ان کا انتہائی سنجیدہ رد فرمایا ہے، مرزا کے یہ اعتراضات و تنقیدات اور حضرت عیسیٰ پر افضلیت کا خبط سنجیدگی و شرافت کی سرحد کو پار کر گیا ہے، انہیں

میں رات دن ایک کر رکھا تھا، ان کے دور میں جتنے بھی اعتقادی فتنے اٹھے، اور جتنی بھی اسلام دشمن تحریکیں پیدا ہوئیں، آپ نے بھرپور علمی انداز میں اپنی تحریروں کے ذریعہ ان کا محاسبہ اور تعاقب کیا اور ان کے مفاسد سے امت مسلمہ کو آگاہ کیا اور قرآن و سنت، اجماع امت اور دوسرے دلائل شرعیہ کی روشنی میں گمراہوں، گمراہ گروں اور ان کی گمراہیوں کی خوب خبر لی اور ان کا شرعی حکم بیان فرمایا۔

امام احمد رضا نے وہابیت و نجدیت، دیوبندیت، وندویت، رفض و شیعیت، قادیانیت، مرزائیت، کفر شنویت، دہریت، نیچریت پر ایسی ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ آج تک ان کی ٹیسیں محسوس کی جارہی ہیں۔ آپ کی تصانیف ان فاسد غیر اسلامی عقائد و نظریات اور تحریکات کے رد و ابطال سے بھری پڑی ہیں۔

جب آپ مسند رشد و ہدایت پر فائز ہوئے تو مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک مرزائیت شباب پر تھی، مرزا کا دعوائے نبوت اور دوسرے دعوے اور ہفوات و خرافات سامنے تھے۔ آپ نے ان کا بھی بھرپور رد و ابطال کیا، اور تنقید و تعاقب کر کے مرزائیت کا شیش محل چکنا چور کر دیا، رد مرزا و مرزائیت میں آپ کا کارنامہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، جس جامعیت سے آپ نے رد فرمایا وہ صرف آپ کا حصہ ہے، اور رد مرزائیت میں انجام دیے جانے والے دوسروں کے تمام کارناموں پر بھاری ہے۔

اس سلسلے میں آپ نے درج ذیل پانچ مستقل رسالے تصنیف فرمائے۔

۱) جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة (ختم نبوت کے انکار پر دشمن خدا کو خدا کی سزا)
۱۳۱۷ھ

۲) السوء والعقاب على المسيح الكذاب (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب
۱۳۲۰ھ

۳) قهر الديان على مرتد بقاديان (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی) ماہوار رسالہ
۱۳۲۳ھ

۴) المبين ختم النبيين (ختم نبوت بیان کرنے والا رسالہ)
۱۳۲۶ھ

۵) الجراز الدياني على المرتد القادياني (قادیانی مرتد پر خدائی تلوار)
۱۳۳۰ھ

اعلیٰحضرت نے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات تنبیہات اور فائدے بیان کئے اور بتایا کہ قادیانی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظاہرو باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے، ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں، جس میں اختلاف آسان ہے، پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لئے مفید نہیں، پھر سات وجوہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اسی موضوع۔ مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر آپ کے خلف اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے بھی ۱۳۱۵ھ میں "الصارم الربانی" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں انہوں نے مرزا قادیانی کے مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد فرمایا۔

اعلیٰحضرت نے مذکورہ بالا اپنے پانچ رسائل ہی میں رد مرزائیت پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس کے علاوہ اور بہت سے سوالات کے جوابات میں بھی مرزائیت کی تردید کر کے تحفظ ناموس رسالت و تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا، رد مرزائیت کے مختلف گوشوں سے متعلق یہ مباحث فتاویٰ رضویہ کی مختلف جلدوں، احکام شریعت، المعتمد المستند میں موجود ہیں۔ نیز اعلیٰحضرت نے ہندوستان کے جن اعتقادی فتنوں کے بارے میں علمائے حرمین شریفین کو استفتاء بھیجا، ان میں سے ایک مرزائی فتنہ کے بارے میں بھی سوال تھا، آپ نے مرزا کے جھوٹے دعوائے نبوت اور دیگر دعووں اور گستاخیوں کو اس کی اپنی عبارات میں پیش کیا اور عالم عرب کے علماء سے مرزائی کے خلاف فتوائے کفر حاصل کیا، جو "حسام الحرمین" میں شامل ہے۔

فاضل بریلوی کے نزدیک مرزا قادیانی کا معاملہ 'انکار ختم نبوت' انتہائی توجہ طلب، حساس اور اہم مسئلہ تھا، جس کی اہمیت کا احساس آپ کو حد سے زیادہ تھا، اس مسئلہ کی اہمیت و نزاکت اس لئے تھی کہ اس کے پیچھے اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کی سازشیں کار فرما تھیں، جو مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسالت کی شمع گل کرنا اور عظمت و احترام نبوت کی روح فنا کرنا چاہتے تھے اور ایک سچے عاشق رسول اور پاسدار ناموس رسالت کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا؟ لہٰذا یہ محب رسول مرزائی ظلمتوں کی شب تار پر یلغار کے لئے یہ کہتے ہوئے منبر سے آگے نظر آئے۔

شب تاریک سے کہہ دو کہ ٹھکانہ کر لے
ہم اٹھائے ہوئے سورج کا علم آتے ہیں

تاریخ محاسبہ قادیانیت کے مصنف اور دیوبندی مکتب فکر کے حامل پروفیسر خالدؒ۔ احمد فیصل آباد نے رد مرزائیت میں امام احمد رضا قدس سرہ کے فتاویٰ کو جب دیکھا تو برملا اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ

"اس فتویٰ سے جہاں مولانا کے کمال علم کا احساس ہوتا ہے، وہاں مرزا غلام احمد کے کفر کے بارے میں ایسے دلائل بھی سامنے آتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی ذی شعور مرزا صاحب کے اسلام اور اس کے مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

آگے چل کر ایک جگہ اور اس طرح اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں

ذیل کا فتویٰ بھی آپ کی علمی استطاعت، فقہی دانش و بصیرت کا ایک تاریخی شاہکار ہے جس میں آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو خود ان کے دعاوی کی روشنی میں نہایت مدلل طریقے سے ثابت کیا ہے۔ یہ فتویٰ مسلمانوں کا وہ علمی و تحقیقی خزینہ ہے جس پر مسلمان جتنا بھی ناز کریں، کم ہے۔

(اندھیرے سے اجالے تک ص۹۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں ترا کردار نورانی
تیری تخلیق نورانی، تیرا اظہار نورانی

نظام مصطفیٰ ﷺ تیری مساعی کا خلاصہ ہے
تیرے احوال نورانی، تیرے افکار نورانی

(شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی)